مدیر کے نام

مظفر حسین' لاہور

ایک ہی آیت کی تجلیات مختلف مفسروں کے قلوب پر جس طرح منعکس ہوئی ہیں ان کا یک جا کر کے پیش کرنا بہت ہی مفید اور عمدہ جدت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔

نصیر خان' نوشہرہ کلاں (نوشہرہ)

"مظفر بیگ مرحوم" (جون ۱۹۹۹) کے بارے میں مصنف نے زیادہ تر ان کے ماہنامہ آئین سے ساتھ تعلق پر کلام کیا ہے' حالانکہ ان کی زندگی کے دیگر گوشوں کے بارے میں بھی قارئین کو کچھ نہ کچھ معلومات دینا چاہیے تھیں۔ مصنف کو ان کے بنیادی کوائف مثلاً تعلیم' پیدایش اور لاہور آمد کے بارے میں بھی یقینی معلومات نہیں ہیں۔

محمد عبداللہ صالح' بھکر

مولانا گوہر رحمن کا مضمون "سود کے جواز کے حیلے' ایک جائزہ" (جون ۱۹۹۹) ایک اہم اور عصری ضرورت کو پورا کرتا ہے اور ذہنوں میں موجود کئی غلط فہمیوں کا ازالہ کرتا ہے۔ قرآنیات پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

سید حامد عبدالرحمن الکاف' صنعاء' یمن

تذکرہ سید مودودی دوم و سوم کے مطالعے میں (مئی ۱۹۹۹) "مودودی اکیڈمی" کی تاسیس کی قابل تحسین اور واجب عمل تجویز پیش کی گئی ہے تاکہ سید مودودیؒ جیسی ہمہ پہلو شخصیت اور اس کے اثرات پر یکسوئی سے متخصصانہ انداز میں کام کیا جاسکے۔ اس سلسلے میں پہلی ضرورت یہ ہے کہ حیات شبلی کے طرز پر ایک ضخیم جلد میں سید مودودیؒ کی سیرت مدون کی جائے۔ مختلف موضوعات پر متخصصانہ کام کا آغاز کیا جاسکتا ہے (۲۷ موضوعات کی فہرست دی گئی ہے)۔ اکیڈمی کی اپنی مناسب عمارت ہو' جہاں سید مودودیؒ سے متعلق یادگار اشیا جمع کردی جائیں۔ مالی وسائل جمع کیے جائیں' مناسب افراد آگے آئیں اور منصوبہ بندی سے کام کیا جائے۔

محمد درویش' پشاور یونی ورسٹی

الحمدللہ سید مودودیؒ کا ترجمان القرآن آپ کے زیرادارت خرم مرادؒ کی فکر کی خوشبو لیے ہوئے ہے۔ اپریل کا ترجمان نظر سے گزرا۔ "اشارات"' "انقلاب کی حکمت عملی" اور "اقبال کا تصور جہاد" واقعی قابل تعریف ہیں اور دل کش بھی۔ بس ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کے اقبال کا تصور جہاد میں ایک چیز کھٹکتی ہے کہ اقبال تصوف سے مایوس تھے' حالانکہ اقبال کی بنیاد تو تصوف ہے۔ یہ عقل و خرد پر عشق و جنون کی برتری جو کلام اقبال میں نظر آتی ہے' یہ عشق و جنون کیا ہے' تصوف ہی ہے۔ اقبال تو رومی' عطار' جامی سے متاثر ہے اور مولانا روم کو مرشد تصور کرتا ہے۔ اقبال کا مرد مومن تو دن کا مجاہد اور رات کا راہب ہے۔ اسلامی دنیا کی تحریکوں پر نظر ڈالی جائے تو مجدد الف ثانی' سید احمد شہید' بابا شمرقندی' امام حسن البنا' امام خمینی' بدیع الزمان نورسی' مہدی سوڈان' حاجی صاحب ترنگزئی' یہ سارے تصوف کے کسی نہ کسی سلسلے میں ضرور منسلک تھے اس لیے ان تحریکات کا نیز ابھی تک